احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 17 جنوری 2004ء 24 ذیقعد 1424 ہجری-17 صلح 1383ہش جلد 54-89 نمبر 15

ہفتہ 17 جنوری 2004ء

محبت الٰہی سے بھری ہوئی دعا

رَبِّ اِنَّکَ جَنَّتِیْ وَ رَحْمَتُکَ جُنَّتِیْ وَ اٰیَاتُکَ غِذَائِیْ وَفَضْلُکَ رِدَائِیْ-

(حقیقۃ الوحی- روحانی خزائن جلد 22ص 361)

اے میرے رب بے شک تو ہی میری بہشت ہے اور تیری رحمت میری ڈھال ہے اور تیرے نشان میری غذا ہیں- اور تیرا فضل میری رداء(چادر) ہے-

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو- اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں- ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے- اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے- تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس وخاشاک کو بھسم کردے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجاوے اور چاہئے کہ اسی طرح دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے- کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے- اگر مردے زندہ ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پاسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور گندے پاک ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے- مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے- تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے- کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہوسکتا ہے- غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں- جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شامل حال ہوجاتا ہے-

(لیکچر سیالکوٹ ' روحانی خزائن جلد 20ص 234)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب کو پہلے اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ 15 جنوری 2004ء بروز جمعرات صبح اڑھائی بجے بعمر 77 سال حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے تھے آپ کی نماز جنازہ اسی دن مورخہ 15 جنوری کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک میں بعد نماز مغرب پڑھائی- آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی- قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی-

آپ مورخہ 5 مارچ 1927ء کو حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے بطن سے قادیان میں پیدا ہوئے- آپ نے ابتدائی تعلیم کے بعد مولوی فاضل، بی اے اور شاہد کے امتحان پاس کئے- آپ نے 1945ء میں اپنی زندگی وقف کی- آپ کی پہلی تقرری 1952ء میں وکالت تبشیر تحریک جدید میں ہوئی جہاں آپ دو سال تک کام کرتے رہے- اس کے بعد کچھ عرصہ وکالت دیوان میں رہنے کے بعد 6 جون 1954ء کو انڈونیشیا بطور مربی سلسلہ بھجوائے گئے- آپ کی انڈونیشیا سے واپسی مورخہ 22 مارچ 1956ء کو ہوئی- یکم مئی 1956ء تا 11 جون 1982ء آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے- آپ 63-1962ء تا 66-1965ء صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رہے-

آپ کی اہلیہ مکرمہ سیدہ امۃ السمیع بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں- ان کے علاوہ آپ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے-

☆ مکرم صاحبزادہ مرزا طیب احمد صاحب کراچی-

☆ مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ-

(باقی صفحہ 8 پر)

وقف جدید کے لئے زور لگائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔''

(الفضل 17 فروری 1960ء)

(ناظم مال وقف جدید)

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

AACP کا سالانہ کونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا دوسرا سالانہ کنونشن 25 جنوری 2004ء کو منعقد کر رہی ہے۔ کنونشن میں کمپیوٹر فیلڈ کے ماہرین کی بڑی تعداد شرکت کرے گی نیز کمپیوٹر فیلڈ سے متعلقہ مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر لیکچرز ہونگے۔ کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین AACP کی ممبرشپ اور کنونشن کے پروگرام کی تفصیلات کے لئے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کراچی مجلس کے جنرل سیکرٹری صاحب سے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

موبائل نمبر: 0333-2116945

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 286)

نشان کسوف وخسوف میں بھاری خوشخبری

شہنشاہ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حضرت امام باقر علیہ السلام کے عین مطابق رمضان المبارک 1311ھ (21 مارچ - 6 اپریل 1894ء) میں کسوف وخسوف کا عظیم نشان رونما ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے ظہور پر اپنی کتاب نورالحق میں تحریر فرمایا کہ:

''خداتعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں قرآن نازل کیا ہے پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینہ میں لیلۃ القدر ہے اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتدائے فیضان کا اسی مہینہ میں ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خداتعالیٰ اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف وکسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشاۃ ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے نیز .... کی تعمیر اور دیر کی خرابی کے لئے اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آ جائیں گی .... اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھلائے گا پس وہ فوج دین الٰہی میں داخل ہوں گی۔ (ترجمہ از نورالحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 237-238)

تحریک احمدیت کا شاندار مستقبل

(روایت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وفات 11/12 فروری 1936ء)

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

''اگر کوئی مر کر واپس آ سکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پر ہوتا ہے''

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان جنوری 1913ء ص 39)

لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
(مسیح موعود)

جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے لئے ایک تشویشناک سال

1899ء کا سال مالی اعتبار سے خدا کی پاک جماعت اور مقدس سلسلہ کے لئے تشویشناک حد تک شدید مشکلات سے دوچار رہا جس کا کسی قدر اندازہ حضرت اقدس مسیح موعود کے اشتہار 10 اکتوبر 1899ء کے مندرجہ ذیل دردانگیز اقتباس سے بخوبی ہوسکتا ہے۔

''وہ غرض جس کے لئے میں نے یہ اشتہار لکھا ہے یہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ عمر کم اور کئی مقاصد میرے التوا میں پڑے ہوئے ہیں .... باوصفیکہ لنگر خانہ کے تمام متعلقات کا خرچ .... اکثر سات سو روپیہ ماہوار تک کبھی اس سے بھی بڑھ کر اور کبھی دو ہزار تک بھی پہنچ گیا مگر خداتعالیٰ کی پوشیدہ مدد کا ہاتھ شامل حال رہا کہ کوئی امتحان نہ پیش آیا۔ اب صورت یہ ہے کہ بباعث ایام قحط خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ مثلاً ہم جو اس سے پہلے دو سو روپیہ ماہواری یا اڑھائی سو روپیہ یا اس سے کم کا لنگر خانہ کے لئے آٹا منگوایا کرتے تھے **شاید پانسو تک نوبت پہنچے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے پاس کچھ بھی سامان نہیں** اور اسی خرچ کے قریب قریب لکڑی اور گوشت اور روغن اور تیل وغیرہ کا خرچ ہے''

نیز فرمایا:۔

دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گدازش میں ہے سلسلہ تالیفات ہے۔ اگر یہ سلسلہ سرمایہ کے نہ ہونے سے بند ہو جائے تو ہزارہا حقائق اور معارف پوشیدہ رہیں گے اس کا مجھے کس قدر غم ہے؟ اس سے آسمان بھر سکتا ہے۔ اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دور رہنے والے کیا جانتے ہیں مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اس خدمت میں لگا ہوا ہوں۔ لیکن اگر کتابوں کے چھپنے کا سامان نہ ہو اور عملہ مطبع کے خرچ کو روپیہ موجود نہ ہو تو میں کیا کروں جس طرح ایک **عزیز بیٹا کسی کا مر جاتا ہے اور اس کو سخت غم ہوتا ہے اسی طرح مجھے کسی ایسی اپنی کسی کتاب کے نہ چھپنے سے غم دامنگیر ہوتا ہے جو وہ کتاب بندگان خدا کو نفع رساں اور .... کی سچائی کے لئے روشن چراغ ہو''**

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 155-156-161)

ہر شخص کا تو نور نظر تھا

تو ٹھنڈی گھنی چھاؤں سے لبریز شجر تھا
سائے میں ترے دھوپ کا نہ لو کا اثر تھا
ہر رنگ ترا رنگ تھا ہر حسن ترا حسن
تو نازش گل نازش صد شمس و قمر تھا
چھٹتے تھے تری ذات سے اندر کے اندھیرے
اس دہر کی ظلمات میں تو چاند نگر تھا
تھی برق سے بڑھ کر تیری رفتار کی تیزی
لمحات میں کاٹا تھا جو صدیوں کا سفر تھا
تو ابر تھا جو برسا سدا خشکی تری پر
خالی تیرے اس فیض سے نہ بحر نہ بر تھا
پیارے تیرے دیدار سے ہر آنکھ تھی روشن
اس دور میں ہر شخص کا تو نور نظر تھا
محبوب سے ملنے کی خوشی میں میرے آقا
کیوں باندھ لیا چپکے سے یوں رخت سفر تھا
روتے تھے تری یاد میں گل بوٹے شجر سب
کیا ہو گا گلستان کا ہر ایک کو ڈر تھا
دلبر نے مداوائے غم ہجر کیا ہے
طاہر جو لیا بدلے میں مسرور دیا ہے

امۃ الرشید بدر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مسلم سپین کی علمی خدمات اور 49 دانش وروں کا تذکرہ

اسلامی دور کے سپین میں عظیم سائنسدان، ریاضی دان اور تاریخ دان پیدا ہوئے

محمد زکریا ورک صاحب

قسط اوّل

سر زمین اندلس کی سیاسی تاریخ سے تو ہر کوئی واقف ہے مگر بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ بغداد کی طرح سر زمین اندلس نے بھی بہت بڑے عالم اور دانش ور جنم دیئے جن کے علمی اور فکری کام سے یورپ میں جہالت کی گھٹا چھٹی اور علم کے نور سے یہ خطہ زمین منور ہوا۔ اسلامی سپین میں جب مسلمانوں کا عروج تھا تو اس وقت یہاں کا دارالخلافہ قرطبہ ایک چمکتے ہوئے ہیرے کی مانند تھا۔ یہاں کے شاہی محلات میں دنیا کی ہر قسم کی عیش و عشرت، موسیقی، قیمتی جواہر موجود تھے ہاں مگر اس کے ساتھ یہ بھی تھا کہ یہاں علم کی پرورش کے ساتھ عالموں کی قدر کی جاتی تھی۔ ہر وہ چیز جس کا تعلق علم سے تھا جیسے کتابوں کے ذخیرے، کاتبوں کی بھرمار، کاغذ کے انبار، قلم اور ذہنی پرورش کیلئے مناسب مواقع اور فضا مہیا کی جاتی تھی۔ یہاں کا خلیفہ الحکم الثانی خود بہت بڑا عالم اور دانشور تھا۔ اس کی لائبریری میں چار لاکھ کتابیں تھیں

اس کے علاوہ اس عروس البلاد کے امراء بھی کتابوں کے اکٹھا کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں لگے رہتے تھے چنانچہ متمول لوگوں کے گھروں میں پانچ ہزار سے دس ہزار کتابوں کا ذخیرہ ہوتا تھا۔

ذرا غور فرمائیں کہ اسلامی سپین کے خطہ میں سب سے پہلی بار کسی انسان نے ہوا میں اڑنے کی کوشش کی، اندلس سے ہی عربی ہندسوں کا تعارف یورپ میں ہوا، کاغذ کا تعارف بھی یورپ میں یہاں سے ہوا، دنیا کی سب سے بڑی لائبریری یہاں پر تھی، تقابلی مطالعہ ادیان عالم پر سب سے پہلی کتاب یہاں پر لکھی گئی، سرجیکل آلات یہاں پر سب سے پہلی بار بنائے گئے، ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ یہاں پر ایجاد ہوئی، وہ طبیب جس نے پہلی بار آنکھ کے retina کا صحیح سائنسی فنکشن بیان کیا وہ قرطبہ کا قاضی اور طبیب ابن رشد تھا، اور وہ اندلس کا طبیب ابن الخطیب ہی تھا جس نے سب سے پہلی بار طاعون کے contagious ہونیکا ذکر اپنی کتاب میں کیا۔

قدیم قرطبہ کے کوائف

آٹھویں صدی سے لے کر تیرہویں صدی تک

اسلامی تہذیب دنیا کی سب سے روشن اور ایڈوانس تہذیب تھی اس کے مقابلہ میں یورپ اپنے جہالت کے دور میں سے گزر رہا تھا۔ قرطبہ پانچ سو سال تک یورپ کا علمی اور ثقافتی اور سیاسی مرکز رہا۔ شہر کے اندر ۳۷ کتب خانے تھے، لاتعداد کتب فروش، آٹھ سو پبلک حمام، اور چھ سو مسجدیں تھیں۔ نیز یہاں ۱۵۰ ہسپتال۔ ۶۰۰ سرائے، اسی ہزار دکانیں، ایک لاکھ تیس ہزار مکان اور دس ہزار عالی شان عمارتیں تھیں۔ متمول لوگ اپنے گھروں کے نام کچھ یوں رکھا کرتے تھے Vale of Paradise, Garden of Wonder. شہر کی آبادی دس لاکھ کے قریب تھی۔ شہر کے کنارے جو دریا وادی الکبیر بہتا تھا اس پر ملّی کو پینے کیلئے پانچ ہزار ملیں تھیں۔ شہر میں ہر طرف باغات تھے جن کی لمبائی میں میل تھی شہر کے پاس ایک پہاڑی پر اتنے پھول لگائے گئے تھے کہ اس کا نام پھولوں والی پہاڑی تھا۔

یورپ میں قرطبہ سب سے پہلا شہر تھا جہاں سڑکوں پر روشنی کا انتظام اتنا اچھا تھا کہ انسان دس میل تک بڑے آرام سے چل کر جا سکتا تھا۔ یہ دسویں صدی کی بات ہے جبکہ لندن میں سات سو سال بعد سڑکوں پر روشنی کے لیمپ لگائے گئے تھے اور پیرس میں لوگ کیچڑ میں چلا کرتے تھے۔

ایک مشہور مسلمان تاریخ دان نے بیان کیا ہے کہ قرطبہ کی شہرت چار باتوں سے تھی ایک تو وادی الکبیر کا مشہور پل۔ دوسرے اس کی جامع مسجد تیسرے اس کا عظیم الشان محل الزہراء اور چوتھے سائنسی علوم جن کی پرورش یہاں ہوئی۔ یاد رہے کہ الزہراء کا محل بنانے میں دس ہزار مزدوروں اور تین صد جانوروں نے حصہ لیا اور اس پر تین لاکھ دینار کی لاگت آئی تھی اس میں ۶۳۱۴ عورتوں۔ ۳۷۵۲ خادموں اور پہرہ داروں کا انتظام تھا محل کے اندر سنگ مرمر کے ستونوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ محل کے اندر مسجد کے علاوہ چڑیا گھر، پرندوں کیلئے آسائش والی رہائش گاہ اور اوزار بنانے کیلئے کئی دکانیں تھیں۔ خلیفہ عبدالرحمٰن سوم کو اس کی تعمیر میں ۲۵ سال کا عرصہ لگا۔

خلیفہ الحکم الثانی 976-961 نے قرطبہ میں ۲۷ فری سکول کھول رکھے تھے یہاں کی یونیورسٹی میں اس نے چیئرز قائم کی تھیں جن کیلئے پروفیسر مشرق کے اسلامی ممالک سے لائے جاتے تھے۔ اس کو خود کتابوں کے پڑھنے کا اتنا شوق تھا کہ اس کی رائیل لائبریری میں چار لاکھ کتابیں تھیں جن کی کیٹلاگ چالیس جلدوں میں تھی ہر جلد میں بیس فل سائز کے صفحات تھے جن پر صرف کتاب کا نام اور کتاب کی مختصر تفصیل بیان کی گئی تھی۔ اس نے سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کے حاشیہ میں اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھے ہوئے تھے نیز خود اس نے ایک کتاب تاریخ الاندلس کے نام سے لکھی۔ اس مشہور زمانہ خزانے الکتب کی بنیاد اس کے والد عبدالرحمٰن الثالث نے رکھی تھی۔ الحکم الثانی نئی اور نایاب کتب کیلئے سرکاری نمائندے مشرق کے ممالک میں بھیجا کرتا تھا مثلاً اس نے ایرانی شاعر الاصفہانی کو اس کے دیوان کتاب الاغانی کی پہلی جلد وصول کرنے کیلئے ایک ہزار دینار کی پیش کش کی تھی۔

مذکورہ لائبریری کے بک کیس خوشبودار لکڑی کے تھے جبکہ اس کا فرش سنگ مرمر کا تھا اس کی دیواریں alabaster کی تھیں کتابوں کے بڑے ہال کے ساتھ والے کمرے میں کاتب کام کرتے تھے جن کے ساتھ جلد ساز اور نائٹیل پیج بنانے والے تھے۔ کاتب اچھی کوالٹی کے کاغذ پر کتاب کی کتابت کرتے تھے۔ اس کے چیف لائبریرین کا نام تالید تھا جبکہ اس کی معاون ایک خاتون لبنیٰ تھی۔ ایک خاتون فاطمہ خود اچھی قلمکار تھی اور عمدہ کتابوں کی تلاش میں لمبے لمبے سفر کیا کرتی تھی۔ شہر میں ایک خاتون عائشہ نام کی تھی جس کا اپنے گھر میں ذاتی کتب خانہ تھا اس کو کتابوں کا اتنا شوق تھا کہ عمر بھر اس نے شادی نہ کی۔ ایک الموحد شہزادی جس کا نام الولادا (وفات 1072ء) تھا اور جو خلیفہ محمد الثانی المستکفی کی بیٹی تھی وہ اپنی شاعری کی وجہ سے بھی مشہور تھی قرطبہ میں اس کا گھر شاعروں، عالموں اور دانشوروں کیلئے مقبول عام جگہ تھی۔ اشبیلیہ کی خاتون صفیہ بھی ایک ممتاز شاعرہ اور مقررہ تھی جو کتابوں کی اعلیٰ کتابت کرنے میں اپنا جداگانہ مقام رکھتی تھی۔ غرناطہ کی خاتون حفصہ (وفات 1184ء) کی شاعری کے بارہ میں المقاری نے بیان کیا ہے کہ اس کی شاعری گویا بلبلوں کی زبان میں تھی۔ (دیکھو اروِنگ کی کتاب الحمراء 1983ء)

عظیم الشان لائبریری

خلیفہ الحکم الثانی کی لائبریری کا مقابلہ یورپ کی سب سے بڑی لائبریری کینٹر بری سے کریں جہاں پانچ ہزار کتابیں اور فرانس کے شہر کلونی Cluny کی لائبریری میں 570 کتابیں تھیں۔ قرطبہ کی کتابوں کی دکانوں میں کتابت کیلئے عورتیں بھی کام کرتی تھیں۔ ہر سال یہاں 70000 کتابوں کی کتابت کی جاتی تھی شہر میں کئی ایک کاغذ کی ملیں تھیں جن میں کوالٹی کا کاغذ بنایا جاتا تھا۔ امیر لوگوں کے ذاتی کاتب ہوا کرتے تھے۔ کتابوں کی اکثر دکانیں جامع مسجد کے آس پاس تھیں۔

یہ لائبریری ختم کیسے ہوئی؟ مشہور مصنف فلپ حتیٰ کے مطابق خلیفہ ہشام کے وزیر اعظم محمد ابن ابی عامر کے حکم پر فلاسفی اور اسٹرانومی کی کتابیں جن کو علماء نے غیر اسلامی قرار دیا تھا ان کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ایک اور مصنف کے مطابق کوئین ازابیلا کے عیسائی مشیر Cisneros کے حکم پر 18 دسمبر 1499ء کو قرآن پاک کے علاوہ ستر ہزار اسلامی کتب کو ایک چوک میں نذر آتش کیا گیا۔ بہت ساری کتب کو دوسرے شہروں ٹولیڈو، ویلنسیا، بارسی لونا میں بھیج دیا گیا جب 1236ء میں قرطبہ کا زوال ہوا۔ تاہم ابھی تک ایک محتاط اندازے کے مطابق یورپ کے مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں اور شہروں جیسے آکسفورڈ، کیمبرج، لندن، برلن، بون، ہائیڈل برگ، ٹوبنگن، گوٹھنگن، وی آنا، ویٹیکن، استنبول بشمول میڈرڈ کی اسکوریال والی لائبریری میں ۲۵۰،۰۰۰ کتابیں ابھی تک محفوظ ہیں۔ برٹش میوزیم میں اسلامی دستاویزوں manuscripts کی کیٹلاگ دو جلدوں میں ہے جبکہ برلن میں عربی زبان میں دستاویزوں کی کیٹلاگ دس جلدوں میں موجود ہے۔ مانٹریال کینیڈا کی میک گل یونیورسٹی کی لائبریری میں ہاتھ سے لکھے عربی، فارسی، ترکش نسخوں کی تعداد ۱۷۰ ہے جبکہ اسلامی کتابوں کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے۔

علماء اور ماہرین

یہاں کے عالم ایک سے زیادہ مضمون کے ماہر ہوا کرتے تھے چنانچہ ایک عالم جو پیشہ کے اعتبار سے قاضی تھا وہ طبیب، شاعر، فلاسفر، اور مترجم بھی تھا ایک عالم ابن الخلیل نے گیارہ سو کتابیں، اور ابن حزم نے ۴۰۰ کتابیں تصنیف کیں۔ ایک اور عالم ابن النفیس نے طب کے موضوع پر تین صد جلدیں تیار کیں لیکن وہ

صرف ۸۰ شائع کر سکا۔ (Dictionary of scientific biography vol 9, page 603)
عربی زبان اس وقت بین الاقوامی زبان تھی سائنس، فلسفہ، طب، کامرس، ادویاء، لٹریچر کی تمام کتب عربی میں لکھی جاتی تھیں۔ یورپ میں جو شخص عربی بول سکتا تھا اس کو انٹلکچوئیل سمجھا جاتا تھا۔ عربی زبان کی فرہنگ بھی بہت وسیع تھی جس عالم کی کتاب عربی میں منظر عام پر آجاتی اس کا مطلب یہ ہوتا کہ اسکو دنیا بھر میں پڑھا جائیگا۔

یونیورسٹیاں

اندلس کے کئی شہروں میں جامعات تھیں جیسے قرطبہ۔ اشبیلیہ۔ طلیطلہ۔ اور غرناطہ۔ یونیورسٹی آف قرطبہ کی بنیاد خلیفہ عبدالرحمٰن سوم نے رکھی تھی یہ دسویں اور گیارہویں صدی میں دنیا کی شہرہ آفاق جامعہ تھی۔ اس کے کئی شعبہ جات تھے جیسے اسٹرانومی، ریاضی، طب، تاریخ، ادب، عربی، قرآن، دینیات اور قانون۔ یہ قرطبہ کی جامعہ مسجد کے اندر واقع تھی یہاں دس ہزار طالبعلم تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مشرق کے اسلامی ممالک سے کئی پروفیسر یہاں مدرس تھے۔

یونیورسٹی آف غرناطہ کی بنیاد امیر یوسف ابو الحجاج نے ۱۳۴۰ء میں رکھی۔ اس کی عمارت کے بڑے گیٹ کے سامنے سیمنٹ کے شیر بنے ہوئے تھے۔ یہاں میڈیسن، اسٹرانومی، فلاسفی اور تھیالوجی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کا ایک منتظم مشہور عالم، شاعر اور مصنف لسان الدین خطیب (1313-1374) تھا جس نے ساٹھ کتابیں تصنیف کی تھیں۔ ایک بلڈنگ کے بڑے گیٹ پر لکھا ہوا تھا کہ دنیا چار چیزوں کے سہارے زندہ ہے۔ عالموں کے علم سے، بڑے لوگوں کے انصاف سے، نیک لوگوں کی دعاؤں سے، اور بہادروں کی بہادری سے۔ یونیورسٹی کا سب سے بڑا افسر ناظم اعلیٰ Rector ہوتا تھا جو جملہ پروفیسروں میں سے چنا جاتا تھا یونیورسٹی میں ہر سال سالانہ اجلاس ہوتے تھے جہاں نامور شاعر اپنا کلام سناتے اور نامور پروفیسر لیکچر دیتے تھے۔ تھیالوجی یالاء کا پروفیسر سر پر پگڑی پہنتا تھا جس کے اوپر سکارف رکھا ہوتا تھا جسے طالیسان کہتے تھے بعض دفعہ اس کو کندھوں کے اوپر پہنا جاتا تھا۔ ایسے لباس کی نقل کرتے ہوئے یورپ میں بھی یونیورسٹیوں نے اکیڈمک سکارف اور ہوڈ پہننے شروع کئے۔
(دیکھو کتاب ہسٹری آف سراسن از امیر علی ۱۹۵۵ء صفحہ ۴۵۳)

کرنسی

یورپ میں کوئی عام کرنسی نہیں تھی جبکہ اندلس میں دینار (سونے کا) اور درہم (چاندی کا) عام استعمال ہوتے تھے۔ یورپ میں جب سکوں کا رواج شروع ہوا تو انہوں نے اپنے سکوں پر اندلس کے سکوں کے نقش و نگار دو سو سال تک استعمال کئے۔ اٹلی میں جو سب سے پہلا سکہ رائج ہوا اس کا نام Byzantini Saracenati تھا۔ یہاں دوسرے لفظ کے معنی مسلمان کے ہیں اس کے اوپر عربی میں حروف تھے، قرآن کی آیت، رسول پاک ﷺ کا نام اور سن ہجری میں تاریخ لکھی ہوئی تھی۔ پھر برٹش میوزیم میں نمائش کیلئے ایک سکہ رکھا ہوا ہے جو اینگلو سیکسن کنگ اوفا ریکس Offa Rex 757-796 نے بنایا تھا یہ سکہ ۱۸۴۱ء میں دریافت ہوا تھا یہ سکہ دینار کی مکمل نقل ہے اس کے درمیان لا الہ الا اللّٰہ، لم یکن لہ احد لکھا ہے سکہ کے اردگرد محمد رسول اللہ لکھا ہے سکہ کے پچھلی طرف درمیان میں لکھا ہے محمد رسول اللہ اور کنگ اوفا ریکس اس کے اردگرد لکھا ہے بسم اللہ، 157 ہجری میں بنایا گیا جو کہ ۷۷۳ء عیسوی بنتا ہے۔

طلیطلہ، اشبیلیہ اور قرطبہ میں کشادہ سڑکیں، سٹریٹ لائٹ اور پانی کے نکاس کا عمدہ انتظام تھا جبکہ لندن اور پیرس میں کچی سڑکیں تھیں۔ مسلمان تو کئی صدیوں سے صابن استعمال کرتے آرہے تھے مگر یورپ میں لوگوں نے اسے چودھویں صدی میں استعمال کرنا شروع کیا۔

اندلس کے نامور عالم

اس علمی ماحول میں اندلس میں کئی ایک نامور اسٹرانومرز (البطروجی، ابن افلاح، الزرقالی، المجریطی) طبیب حاذق (ابن ظہر، الزہراوی)، فلاسفر (ابن باجہ، ابن طفیل، ابن رشد) جغرافیہ دان (البقری)، بوٹانسٹ (ابن بیطار) تاریخدان (ابن خلدون) پیدا ہوئے جو اپنی اپنی فیلڈ میں سکہ بند عالم تھے۔ یاد رہے کہ اسلامی سپین میں کئی شہروں میں رصد گاہیں تھیں جیسے الزرقالی نے ٹولیڈو کی رصد گاہ میں ٹولیڈن ٹیبلز تیار کئے جبکہ جابر ابن فلاح نے اشبیلیہ (ازابیلہ) کی جامع مسجد کے مینار کو رصد گاہ کے طور پر استعمال کیا جو اب Giralda Tower کہلاتا ہے۔ راقم السطور نے اس مینار کو ۱۹۹۹ء میں سپین کی سیاحت کے دوران وزٹ کیا تھا۔ تین سو فٹ اونچے مینار کے اندر شروع ہی میں دیوار پر عربی زبان میں تختی آویزاں ہے جس پر اس کی مختصر تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ مینار کے اندر سیڑھیاں نہیں بلکہ Ramp ہے تا مؤذن گھوڑے پر سوار ہو کر اوپر جا کر اذان دے سکے۔ اس وقت تک دریافت شدہ سیاروں کی مناسبت سے اس میں سات کمرے تھے۔

پچاس نامور صاحب علم

اب پچاس نامور عالموں کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) احمد ابن الیاس۔ آپ اسلامی سپین کے پہلے طبیب تھے جو امیر محمد کے دور حکومت (852-886) میں ہو گزرے ہیں۔

(۲) عباس ابن فرناس (متوفی ۸۸۷ء)
آپ خلیفہ عبدالرحمٰن الثانی کے دربار میں شاعر اور منجم تھے آپ نے کئی ایک نئی ایجادات کیں۔ آپ بغداد سے ستاروں کی مشہور زیج سندھ ہند سفر کے دوران ساتھ لائے جس کے بعد سپین میں اسٹرانومی کے علم کو فروغ حاصل ہوا۔ تاریخ میں آیا ہے کہ آپ پہلے انسان تھے جس نے ہوا میں اڑنے کی کوشش کی جس کیلئے آپ نے پروں کا خاص لباس بنایا تھا، کچھ دور تک ہوا میں اڑ کر گئے۔ آپ نے اندلس میں مشرقی موسیقی کا بھی تعارف کرایا۔ نیز اپنے گھر میں آلات رصد تعمیر کئے جیسے گھڑیال۔ اور پلینی ٹیریم۔

(۳) ابن عبد ربّہ (860-940)
آپ خلیفہ عبدالرحمٰن الثانی کے درباری شاعر تھے۔ آپ نے کتاب عقد الفرید تصنیف کی جو کہ اندلس کی ادبی تاریخ پر ہے آپ کا بھانجا سعید عبد ربّہ ایک معروف طبیب اور منفرد شاعر تھا۔

(۴) ربی ابن زید الاسقف (متوفی ۹۶۱ء)
آپ خلیفہ الحکم دوم کے دور میں قرطبہ کے ایک چرچ میں بشپ تھے۔ آپ کی تمام تحریریں عربی زبان میں تھیں آپ نے متعدد رسالے علم ہیئت پر تصنیف کئے اور ایک کیلنڈر کتاب الانواع تیار کیا جو الحکم دوم کے نام سے منسوب تھا۔

(۵) حسدے ابن شپروت (۹۶۰ء)
آپ نے خلیفہ عبدالرحمٰن الثانی اور الحکم دوم کے دربار میں بہت عزت پائی ان دونوں خلفاء کے آپ معتمد شاہی طبیب تھے آپ نے یونانی زبان سے عربی میں تراجم کئے نیز کئی ایک عالموں کی کفالت کی۔ یونانی بادشاہ Constantine VII نے جب خلیفہ عبدالرحمٰن الثالث کو قدیم یونانی طبیب ڈیوس کورائیڈ Dioscoride کی کتاب Materia Medica کا ایک ہاتھ سے لکھا ہوا نسخہ تحفہ کے طور پر بھجوایا آپ جملہ ترجمہ نگاروں میں سے ایک مترجم تھے۔ آپ نے ایک خاص دوا الفاروق کے نام سے تیار کی جس سے کئی ایک عوارض کا علاج کیا جا سکتا تھا۔

(۶) مسلمہ المجریطی (وفات ۱۰۰۷ء) آپ کی ولادت مجریط (میڈرڈ) میں ہوئی لیکن زندگی کا زیادہ عرصہ قرطبہ میں گزرا۔ جہاں آپ نے ایک سکول کی بنیاد رکھی جس میں ابن خلدون اور الظہراوی جیسے عالموں نے تعلیم حاصل کی۔ آپ اسلامی سپین کے سب سے پہلے معروف اسٹرانومر اور ریاضی دان تھے۔ آپ نے الخوارزمی کی زیج کی اصلاح کی نیز اس پر نظر ثانی کی۔ اصطرلاب پر ایک مقالہ لکھا جس کا لاطینی میں ترجمہ جان آف سیول John of Seville نے کیا۔، ریاضی میں ایک کتاب المعاملات تصنیف کی نیز بطلیموس کی کتاب Planisphere کی شرح لکھی۔ علم کیمیا میں آپ نے دو کتابیں غیاث الحکیم اور رتبات الحکیم لکھیں۔ پہلی کتاب کا ترجمہ لاطینی میں بادشاہ الفانسو دہم کے حکم پر Picatrix کے عنوان سے ۱۲۵۲ء میں کیا گیا۔ یوروپ میں یہ کتاب کئی صدیوں تک درسی نصاب میں شامل رہی۔ آپ کی ستاروں کی زیج کو لاطینی میں ایڈے لارڈ آف باتھ adelard of bath منتقل کیا۔ آپ کی کوششوں سے سپین میں ریاضی، کیمسٹری جیسے سائنسی علوم کا تعارف ہوا۔ علم ہیئت میں آپ کی کتاب کا ترجمہ مائیکل اسکاٹ نے ۱۲۱۷ء میں کیا۔ آپ کا لقب الحسیب تھا۔

(۷) ابن الجزار (متوفی ۱۰۰۹ء)
آپ قیروان شہر (تیونس) کے رہنے والے معروف طبیب تھے۔ آپ کی کتاب زاد المسافر کا ترجمہ یونانی، لاطینی اور عبرانی میں کیا گیا کتاب میں چیچک کے مرض کا بیان بہت ہی حیران کن ہے۔ آپ نے مصر میں ہونے والی طاعون کی وبا کی سائنسی وجوہات بیان کیں۔ آپ کی ایک تصنیف کتاب اعتماد فی ادویہ المفرداء کا لاطینی میں ترجمہ ۱۲۳۰ء میں کیا گیا۔

(۸) ابن القطیہ (وفات ۹۹۷ء) آپ کی ولادت اشبیلیہ شہر میں ہوئی۔ لیکن زیادہ وقت قرطبہ میں گزرا۔ آپ ایک مشہور تاریخدان اور گرائمر کے ماہر تھے۔ آپ کی کتاب تاریخ الاندلس 750-893 تک کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جبکہ دوسری کتاب الا فتاح الاندلس میں خلیفہ عبدالرحمٰن الثالث کے دور حکومت تک کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب التصریف آپ کی گرائمر کی پہلی کتاب تھی۔

(۹) ابوزکریا یحیٰی ابن داؤد (1095-1165)
آپ کی پیدائش طلیطلہ میں ہوئی مگر قرطبہ میں پروان چڑھے آپ نے عبرانی زبان میں گرائمر کی کتاب لکھی جو عربی کی گرائمر کو بنیاد بنا کر لکھی گئی تھی۔ آپ نے بہت سارے معروف عربی ہیئت دانوں جیسے ابومعشار، ثابت ابن قرۃ، ماشاء اللہ، الفرغانی کی تصنیفات کے تراجم کئے۔ ترکی کا مشہور عالم الفارابی آپ کا ہم عصر تھا۔ ابن سینا کی تصنیف کتاب الروح کا آپ نے سپینش میں ترجمہ کیا۔ نیز مقامی عالم اور مترجم گونڈے سالوی Gundisalvi کے ساتھ مل کر اور کتابوں کے بھی تراجم کئے۔

(۱۰) عریب ابن سعد القرطبی (وفات ۹۷۶ء) آپ خلیفہ عبدالرحمٰن الثالث کے دربار کے معزز رکن تھے۔ کچھ عرصہ خلیفہ الحکم الثانی کے دربار میں بھی اچھے عہدے پر فائز رہے۔ آپ ایک معروف تاریخدان، اور طبیب حاذق تھے۔ آپ نے اندلس اور افریقہ کے سیاسی حالات پر کتاب تصنیف کی۔ میڈیسن میں آپ نے کتاب خلق الجنین لکھی نیز کیلنڈر پر ایک رسالہ کتاب الانواع لکھا۔

تحریک جدید کی ضروریات

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سپین میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:
”بے انتہا کام کی ضرورت ہے۔ بے انتہاء قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد واقفین کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے“
اس صورت حال کے پیش نظر مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ تا حد استطاعت وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہومیوپیتھی طریقہ علاج کی فلاسفی، بنیادی اصول اور عمومی ہدایات

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ”ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل“ سے ماخوذ

مرتبہ: ہومیوڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب

ہومیوپیتھی ایک روحانی علاج ہے

”ہومیوپیتھی میں جسم درحقیقت روح کے تابع ردّعمل دکھاتا ہے نہ کہ از خود۔ ہومیوپیتھی میں جو دوائی دی جاتی ہے۔ وہ اتنی لطیف ہوتی ہے کہ اس میں کوئی بھی جسمانی مادہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جسم اس کے خلاف کوئی ردّعمل دکھا ہی نہیں سکتا۔ صرف روح ہی جو ایک لطیف حقیقت ہے اور کوئی مادی وجود نہیں رکھتی اس لطافت کو محسوس کرسکتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اس طرز کے علاج کے لئے روحانی علاج کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ وہ پیروں والی روحانیت نہیں ہے بلکہ یہ روح کا ذکر ہے“

(صفحہ: VII)

ہومیوپیتھی کا مرکزی راز

”ہومیوپیتھی سے مراد علاج بالمثل ہے یعنی بیماریوں کا ملتی جلتی بیماریاں پیدا کرنے والے مادوں سے علاج۔ یہ علاج ہانیمن کے وقت تک رائج علاج کے بالکل برعکس اصول پر مبنی تھا۔ یہ درست ہے کہ کئی بیماریوں کے رائج علاج ایسے بھی تھے جو دراصل ہومیوپیتھک اصول کے مطابق کام کرتے تھے۔ مگر معالجین کو اس اصول کا کوئی علم نہیں تھا۔ وہ محض تجربے کی بنا پر محدود دائرے میں بعض دواؤں کو ہومیوپیتھک طریق علاج کے مطابق شفا دینے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ مثلاً اپی کاک (IPECAC) اور اوپیم (OPIUM) کو خفیف مقدار میں ہلکے ٹنکچر کی صورت میں ملا کر متلی اور قے کے رجحان کو روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں دوائیں ایسی ہیں کہ ان کی مقدار ذرا سی بڑھا دی جائے تو ان میں متلی اور قے پیدا کرنے کا رجحان بشدت پایا جاتا ہے۔ ہانیمن نے اسی قسم کی بہت سے دوائیں اپنی ایلوپیتھک پریکٹس کے دوران معلوم کیں اور اس بات پر غور کیا کہ آخر کیوں یہی دوائیں ایک بیماری پیدا بھی کرتی ہیں اور ہلکی مقدار میں اس کا انسداد بھی کرتی ہیں۔ اس غور کے دوران اس نے انسانی نظام دفاع کا راز معلوم کیا۔ اطباء عموماً یہ تو جانتے تھے کہ انسانی جسم میں دفاع کی طاقت ہے مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ دفاع کی طاقت کتنی وسیع ہے اور کن اصولوں کے مطابق کام کرتی ہے اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ اگر بیماریاں جسم میں پھولتی پھلتی رہیں تو اس دفاع کی طاقت کو ان کے خلاف کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہومیوپیتھی کا وہ مرکزی راز تھا جس کی دریافت کا سہرا ہانیمن کے سر پر ہے۔ اس نے انسانی طبعی نظام دفاع کو اتنی گہرائی سے سمجھا اور اس کی طاقتوں کا ایسے حیرت انگیز طریق پر مشاہدہ کیا کہ آج بھی یقین نہیں آتا کہ تمام انسانی جسم کو خداتعالیٰ نے ایسی عظیم اور لطیف طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ مگر مشاہدہ مجبور کرتا ہے کہ انسان یقین کرے“۔

(صفحہ: IV)

بالمثل طریقہ علاج

”وہ طریقہ علاج جس میں انہی زہریلی اشیاء کو ویسی ہی بیماری دور کرنے کیلئے استعمال کیا جائے جیسی وہ خود پیدا کرسکتی ہیں، اسے ہومیوپیتھی یا بالمثل طریقہ علاج کہا جاتا ہے۔ مگر لازم ہے کہ اس زہر کو جب ہومیو دوا کے طور پر استعمال کیا جائے تو اسے اتنا ہلکا کرلیا جائے کہ وہ اپنا زہریلا اثر پیدا کرنے کی طاقت سے کلیتًا محروم ہوچکی ہو۔ باوجود اس کے جسم کے لطیف دفاعی صلاحیت کا شعور اس موہوم حملہ کو پہچان کر اس کے خلاف ردّعمل دکھائے گا۔ بسا اوقات یہ زہر ہلکا کرتے کرتے عملاً بالکل معدوم کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک نقطہ پر پہنچ کر اصل زہر کا کوئی نشان بھی اس دوا میں باقی نہیں رہتا جس سے دوا بنانے کا آغاز ہوا تھا۔ جوں جوں اس عمل کو اور آگے بڑھاتے چلے جائیں یعنی اس محلول کو جس میں ابتداءً کسی زہر کا قطرہ ڈالا گیا تھا مزید محلول ڈال کر یہ امر یقینی بنا دیا جائے کہ اصل زہر کی ایک لطیف یاد کے سوا اس محلول میں اس زہر کا کوئی ایٹم تک باقی نہیں رہا تو جتنی بار اس عمل کو آگے بڑھائیں گے اتنا ہی اس محلول کی ہومیوپیتھک پوٹینسی اونچی ہوتی چلی جائے گی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس محلول میں گھلی ہوئی موہوم یاد کے پیغام کو روح سمجھ جاتی ہے۔ اور روح کے تابع جسم بھی عمل دکھاتا ہے اور اس کا دفاعی نظام اس حملہ کے خلاف بیدار ہو جاتا ہے۔ اگر روح میں یہ صلاحیت نہ ہو کہ زہر کی محض ایک یاد کے حملہ کو سمجھ سکے اور بعینہٖ اس کے خلاف دفاع کے لئے جسم کے دفاعی نظام کو تیار کر سکے تو 30 طاقت سے اوپر کوئی ہومیوپیتھی طاقت بھی کام نہیں کر سکے گی۔ لیکن مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایک قانون کی طرح لازماً بہت اونچی طاقتیں یعنی ایک لاکھ طاقت میں بھی ہومیو دوا قطعی اثر دکھاتی ہے۔ یہ اتنا لطیف نظام ہے کہ روح کے وجود کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اصل زہر کا موجود ہونا تو کجا ہومیوپیتھی دوا کی اونچی طاقتوں میں اس کے واہمہ کا موجود ہونا بھی ممکن نہیں پھر بھی وہ دوا بھرپور اثر کرتی ہے“

(صفحہ: VI, V)

پروونگ PROVING

ڈاکٹر ہانیمن نے یہ بھی معلوم کیا کہ جو زہر تجربہ کی خاطر کسی صحت مند انسان کو بہت تھوڑی مقدار میں بار بار دیا جائے اس سے اس زہر کی بہت باریک باریک علامتیں بھی نکھر کر سامنے آ جاتی ہیں اور اس کا یہ اثر مستقل نہیں رہتا۔ زہر کے اثرات تفصیل سے جانچنے کے اس طریقہ کو Proving کہا جاتا ہے۔ ہانیمن کے طریق پر ہی بعد میں کئی ہومیوپیتھک اطباء نے نئے نئے زہروں کو اپنے اوپر آزمایا اور ان کے تفصیلی اثرات مرتب کئے اور اس طریق پر ہومیو Materia Medica (میٹیریا میڈیکا) میں نہایت مفید اضافہ کرتے چلے گئے۔ مگر جہاں تک Proving کے اس طریق کا تعلق ہے ہانیمن کے اصولوں کے پیش نظر کسی ایک شخص کی Proving پر اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ مختلف وقتوں میں مختلف موسموں میں، مختلف ملکوں میں کسی دوا کی Proving کرنے والے جب اپنے اپنے مشاہدہ کی رو سے اس کے اثرات بیان کرتے ہیں تو ان میں سے صرف متفقہ اثرات کو قبول کیا جاتا ہے اور یہ حقیقی معنوں میں Proving کہلاتی ہے۔ ان مختلف Proving کرنے والوں کی ذہنی افتاد اور جسمانی ساخت کی مختلف تفاصیل بھی درج کی جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے الگ الگ اثرات کو بھی مرتب کرلیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک دوا ایک موٹے آدمی پر زیادہ اثر دکھاتی ہے اور سوکھے پر کم۔ یا اس کے برعکس معاملہ ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لکھا جائے گا کہ یہ دوا اکثر موٹے آدمیوں پر اثر کرتی ہے اور شاذ کے طور پر پتلے آدمیوں پر بھی وغیرہ وغیرہ۔ اپنے اس تجربہ کے دوران وہ ایک دوسرے سے کوئی مشورہ نہیں کرتے۔ نہ ہی ان کو یہ علم ہوتا ہے کہ کس نباتاتی یا معدنی مادہ کا محلول بنا کر ان پر تجربہ کیا جا رہا ہے نیز اس تجربہ کو مختلف موسموں میں بھی دہرایا جاتا ہے۔ اس طریق پر اس تجرباتی محلول کے جو اثرات ذہن اور جسم پر پڑتے ہیں تجربہ کرنے والا احتیاط سے ان کو مرتب کرتا ہے۔ سب تجارب کا تجزیاتی مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس دوا کے کیا اثرات ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نے ان تجارب کی روشنی میں سب سے زیادہ اہمیت ذہنی علامتوں کو دی ہے۔ اگر کسی خاص ذہنی افتاد کے مریض پر کوئی دوا زیادہ اثر کرتی ہے تو ویسی ہی ذہنی افتاد کے دوسرے شخص پر بھی ویسا ہی اثر دکھائے گی لیکن جسمانی ساخت کے ایک جیسے ہونے کے باوجود یہ دستور بسا اوقات صادق نہیں آتا“۔ (صفحہ IX, VIII)

ایک غیر مادی طریقہ علاج

”جن کلینکس (Clinics) میں برقی شعاؤں کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے وہاں اٹھارہ لاکھ ریڈیائی طاقت کا ریڈیم برومائیڈ استعمال کر کے اس کمرے کی فضا کے اثر کو محلول میں شامل کر کے یہ ہومیوپیتھک دوا بنائی گئی ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ ناقابل یقین بات لگتی ہے لیکن یہ دوا حقیقتًا کام کرتی ہے کیونکہ ہومیوپیتھی کی لطافتیں حد تصور سے بہت آگے ہیں اور حقیقت میں یہ مادے سے تعلق رکھنے والا ایک غیر مادی طریقہ علاج ہے“ (صفحہ: 703)

دوا اصل سے بالکل برعکس

”لیک کینائینم کتیا کے دودھ سے تیار کی جانے والی دوا ہے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں اور ہاتھ لگانے سے بھی اجتناب کرتے ہیں حالانکہ بعض دوائیں مثلاً سورائینم اور سفلینم وغیرہ کتیا کے دودھ سے بھی زیادہ مکروہ اور خطرناک مواد سے تیار کی جاتی ہیں۔ کتیا کا دودھ اگر ہومیوپیتھک طاقت میں دیا جائے تو اصل سے بالکل برعکس ہو جاتا ہے اور ایک پاک صاف اور شفاف دوا بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے گھبرانا نہیں چاہئے“۔

(صفحہ: 525)

دواؤں کے متضاد اثرات

”اپی کاک ایک پودے کی جڑوں کو سکھا کر تیار کی

جانے والی دوا ہے۔ ایلوپیتھی میں اسے قے لانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جب کہ ہومیوپیتھی میں اپی کاک متلی اور قے دور کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ مریض قے آنے کے بعد بھی متلی محسوس کرتا ہے"۔ (صفحہ:475)

دفاع کا چیلنج

"ہر انسانی جسم میں بیماریوں کے خلاف دفاع کے سب سامان میسر ہیں۔ ان کو استعمال میں کیسے لانا ہے، یہ اصل چیلنج ہے جس کا ہومیوپیتھک طریق کے ذریعہ مقابلہ ہوسکتا ہے"۔ (صفحہ:778)

ہومیوپیتھی ادویات کی اہمیت

"ہومیوپیتھک دواؤں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بروقت اس کی چند گولیاں دینے سے ہی بعض دفعہ زندگی کولاحق مہیب خطرے ٹل جاتے ہیں"
(صفحہ:17)

بیماری کی عمومی علامات

پر ہی علاج

"کونیم غدودوں کی سختی اور گانٹھوں کو تحلیل کرنے میں بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ جب تک یہ علامتیں بڑھ کر کینسر میں تبدیلی نہ ہو جائیں عموماً ان غدودوں میں درد محسوس نہیں ہوتا۔ معدے کے کینسر میں کونیم کو غیر معمولی اہمیت کی دوا ہے مگر وہاں بھی یہی مشکل پڑتی ہے کہ جب تک کینسر نہ بن جائے، معدہ میں پیدا ہونے والا کوئی درد کونیم کی نشاندہی نہیں کرتا۔ اگر دیر ہو جائے تو کونیم صرف وقتی آرام دیتی ہے۔ اس کے دینے سے زندگی نسبتاً آسان ہو جاتی ہے۔ مگر اس وقت یہ کینسر کو جڑوں سے نہیں اکھیڑ سکتی۔ ہاں بعض دفعہ اتنا نمایاں فرق پڑتا ہے کہ لگتا ہے جیسے کینسر غائب ہو گیا ہو لیکن وہ غائب نہیں ہوتا بلکہ کچھ دیر کے لئے دب جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تین سے چار سال تک آرام کے دوران پھر ظاہر ہو جاتا ہے اور جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے معدے کی علامتوں سے اس کی شناخت کی کوشش نہ کریں۔ ہاں کسی مریض میں کونیم کی عمومی علامتیں پائی جائیں۔ مثلاً کونیم سے مشابہ چکر، تو اسے بلاتاخیر شروع کر دینا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں کینسر کے حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا"۔ (صفحہ:326)

ایک دوائی سے ہم مزاج

بیماریوں کا علاج

(الف) "ایلومینئم کے .... تمام زہریلے اثرات .... ایلومینیم کی ہومیوپیتھک دوا سے شفایاب ہوسکتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ یہ بیماریاں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر ان کی شکل ایلومینئم سے ملتی ہو اور مریض کا عمومی مزاج بھی ایلومینئم کی یاد دلاتا ہو تو یہ ساری بیماریاں اللہ کے فضل سے ایلومینئم کے مناسب استعمال سے دور ہوسکتی ہیں"۔ (صفحہ:46)

(ب) "طبی نقطہ نظر سے شہد کی مکھی کے ڈنگ میں موجود زہر کوئی بیماریوں کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم طب میں بھی زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا علاج اس سے کرتے تھے۔ شہد کی مکھی کے کاٹنے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان سے ملتی جلتی بیماریوں میں اپس بہت مفید ہے"۔ (صفحہ:67)

(ج) "گردوں کی تکلیفیں مزمن ہو جائیں تو جسم میں پھلبہری ورم پیدا ہو جاتی ہیں خصوصاً پاؤں اور ٹانگوں میں۔ ایسی صورت میں کیلکس کی دوسری علامتیں نمایاں ہوں تو بفضلہ تعالیٰ یہ سارے بدن کو شفا بخش دیتی ہے۔ بعض دفعہ کوئی اور علامت نمایاں نہ ہو تو سکڑن کا اچانک پن اور اس کی شدت کیلکس کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے ان علامتوں کے ساتھ بلاتردد کیلکس دے دینی چاہئے کیونکہ اگر کیلکس ہی دوا ہو تو افاقہ تیزی سے ہوگا، اگر نہ ہو تو نقصان بھی نہیں"۔ (صفحہ:178)

نوزوڈز کا استعمال

"ایسی سب دوائیں جو بیماریوں کے فاسد مادے سے تیار کی جائیں انہیں نوزوڈ (Nosode) کہا جاتا ہے۔ عموماً کسی نوزوڈ کو اس بیماری کے حملے میں نہیں دیتے جس کے فاسد مادے سے وہ تیار کی گئی ہو۔ ہاں اس سے ملتے جلتے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن خناق کے دوران ڈفتھیرنیم دینے سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ اس پہلو سے یہ دوا خناق میں بہت اہمیت رکھتی ہے"۔ (صفحہ:357)

(ب) "نوزوڈ کسی بیماری کے گندے اور متعفن مادے سے تیار کی جانے والی دوا کو کہتے ہیں۔ اگر اصل زہر کو بہت زیادہ لطیف کر دیا جائے تو تیار کردہ دوا میں اصل غلاظت اور گندگی کا کوئی نام ونشان تک باقی نہیں رہتا، ہاں اس زہر کی یاد ایک لطیف طاقت بن کر موجود رہتی ہے جس سے اس بیماری یا اس سے ملتی جلتی بیماری کے علاج میں مدد لی جاتی ہے"۔ (صفحہ:797)

مشابہ بیماریاں

"ڈفتھیرنیم ان تمام دوسرے امراض میں بھی مفید ہے جن کی علامات ڈفتھیریا سے مشابہ ہوں۔ غدود پھول کر سخت ہو جائیں، زبان سرخ اور موٹی ہو، ہر قسم کے اخراجات میں شدید بدبو ہو، نگلنے میں دقت ہو۔ خوراک اور پانی ناک کے راستے باہر آئیں تو ان سب تکلیفوں کو رفع کرنے میں یہ مثبت اثر دکھاتی ہے"۔ (صفحہ:358)

علامتوں کا ملنا

"لیکسس میں خاص علامت یہ پائی جاتی ہے کہ سونے کے بعد تکلیف ضرور بڑھتی ہے۔ سانپ کے اکثر کاٹے ہوئے مریضوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ مگر اس خاصیت میں سانپ کے سب زہروں میں لیکسس نمایاں ہے۔ اگرچہ یہ اکثر ایسے مریضوں میں کام آتی ہے جن کی تکلیف سونے سے بڑھتی ہو۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کو سانپ ہی نے کاٹا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ملتی جلتی علامت ہے جس میں لیکسس کارآمد ہوسکتی ہے"۔ (صفحہ:542)

نمایاں علامت کی مشابہت

"اگر بچوں کی خارش سے بے چینی بہت بڑھ جائے تو آرسنک 1000 بھی بہت مفید ہے اور خشک ایگزیما کے لئے خاص طور پر موثر ہے۔ آرسنک میں بے چینی کا عنصر اتنا نمایاں ہے کہ اگر پوری علامتیں نہ بھی ہوں تو بھی یہ کچھ نہ کچھ کام کرتی ہے۔ مگر اس صورت میں یہ عارضی فائدہ دیتی ہے۔ آرسنک کا صحیح استعمال وہیں ہوگا جہاں مریض کی اکثر علامات کی تصویر اس دوا سے مشابہ ہو" (صفحہ:408)

بعض ملتی جلتی دواؤں کا

استعمال نہ کرنا

"آرنیکا اور لیکسس دونوں کا خون کے جمنے سے تعلق ہے۔ اس لئے ایسی ملتی جلتی دواؤں کو ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ ان دواؤں کے اثرات ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں اور ایسا مریض ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ دو تین داؤں کو ایک دوسرے کے بعد دینا یا ملا کر ایک نسخہ کی صورت میں دینا ایک ایسا فن ہے جو داؤں کے مزاج کے گہرے مطالعہ اور تجربہ سے نصیب ہوتا ہے۔ اسی خطرہ کے پیش نظر میں آرنیکا کو لیکسس سے ملا کر دیتا ہوں یا پھر دونوں میں سے صرف ایک دوا استعمال کراتا ہوں"۔ (صفحہ:84,83)

مریض کے مزاج کو سمجھیں

"یونانی طب میں مریضوں کی پہچان کے لئے مختلف مزاج بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً صفراوی مزاج، بلغمی مزاج، دموی مزاج اور سوداوی مزاج۔ ریومیکس اگر بلغمی مزاج والے مریض کی دوا ہو تو بہت زیادہ بلغم بنے گی اگر مریض کا کوئی اور مزاج ہو اور اس میں ریومیکس کی علامتیں پائی جائیں تو وہاں یہ علامت ظاہر نہیں ہوگی۔ اس طریق پر دواؤں کی نشاندہی ہوسکتی ہے۔ انہیں کلاسیکل طب کے حوالے سے سمجھنا چاہئے ورنہ بعض تضادات دکھائی دیں گے"۔

(صفحہ:716,715)

بیماریوں کی بنیادی اقسام

"ایسے مریض جن کی بیماریاں بڑھتے بڑھتے ایسی حالت کو پہنچ جائیں جہاں دوسری دوائیں کام نہ کریں وہاں لازماً بہت گہری دوائیں تلاش کرنی پڑتی ہیں۔ فلورک ایسڈ ان میں سے ایک ہے۔ وہ تمام گہری بیماریاں جو نسل در نسل انسانی صحت پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً سفلس، سوزاک اور کوڑھ۔ اکثر ہومیوپیتھ معالجین نے ان تین بنیادی بیماریوں میں تمام مریضوں کو تقسیم کر دیا ہے۔ فلورک ایسڈ میں ان تینوں بنیادی بیماریوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس طرح پھیپھڑوں میں سلی مادے بھی نسل در نسل انسانی جسم میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا بیماریوں کی چوتھی قسم سمجھ کر علاج ہونا چاہئے"۔ (صفحہ:390,389)

ایک ہی کمزوری کے مختلف اظہار

"ایلوپیتھک سائنس کے مطابق جسم کے اندر جو بھی مرض ہو وہ الگ مرض ہوتا ہے اور جلد کو لگنے والے امراض الگ ہوتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک نظریہ کے مطابق یہ ایک ہی بنیادی کمزوری کے مختلف اظہار ہوتے ہیں جو اندرونی جھلیوں اور غدودوں پر اور بیرونی جلد پر الگ الگ بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں"۔ (صفحہ:305)

علاماتی اور مزاجی مماثلت

"بعض اوقات جسم کا کوئی حصہ سن ہو جاتا ہے۔ ہاتھ، انگلی یا کان کا ایک حصہ سو جائے تو اس میں نیٹرم فاس اچھی دوا ہے۔ اسی طرح جسم کے کسی خاص حصہ کی طرف خون کا دباؤ بڑھ جائے تو اس میں بھی نیٹرم فاس مفید ہے۔ رات کو جاگتے ہوئے اچانک جھٹکے لگنے لگیں اور خون کی شریانوں میں تیز چلتے ہوئے درد کا احساس ہو تو یہ بھی نیٹرم فاس کی علامات میں سے ہے۔ مگر ان سب تکلیفوں میں نیٹرم فاس اسی وقت کام کرے گی جب یہ مزاجی دوا ہو۔ ورنہ یہ بیماریاں تو بہت سی دواؤں میں ملتی ہیں۔ مگر ہر دوا بالکل ثابت نہیں ہوتی"۔ (صفحہ:628)

مزاجی مماثلت

"مزاجی مماثلت ہو تو آنکھ کی ہر قسم کی تکلیفوں میں سیپیا مفید ہے۔ مزاج سیپیا کا ہو تو بہت سے جلدی امرض کا علاج بھی سیپیا سے ہوسکتا ہے۔ جلدی علامات بہت سی دواؤں میں مشترک ہوتی ہیں۔ اگر مزاج، ماحول اور پس منظر سیپیا سے مشابہ ہو تو جلدی امراض میں فائدہ دے گی ورنہ نہیں"۔ (صفحہ:747)

مریض سے ہم مزاج

"بجلی کے کوندوں کی طرح درد کی لہریں اٹھیں تو یہ بھی پلمم کی ایک علامت ہے جو کاسٹیکم اور کولوفائکم میں بھی پائی جاتی ہے سردی گرمی کے لحاظ سے پلمم کا عمومی مزاج سورائینم سے ملتا ہے یعنی بہت ٹھنڈا۔ مریض گرمیوں میں بھی اپنے آپ کو لپیٹ کر رکھتا ہے۔ آرنیکا کی طرح سرگرم رہتا ہے اور خون جمنے کا رجحان ہوتا ہے"۔ (صفحہ:680,679)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز. ربوہ

مسل نمبر 35633 میں سعدیہ انعام بنت رانا انعام اللہ خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وسنکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعدیہ انعام بنت رانا انعام اللہ خان وسنکے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ملک عزیز احمد ولد ملک فضل داد دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 رانا انعام اللہ خان والد موصیہ

مسل نمبر 35634 میں وقار احمد ولد محمد رفیق قوم جٹ کاہلوں پیشہ صحافت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین بارانی رقبہ 4 ایکڑ واقع ڈھوک نہاں محراب ضلع چکوال اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقار احمد ولد محمد رفیق گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد ولد چوہدری محمد علی گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 اشفاق احمد ولد نصر اللہ خان گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 35635 میں عدنان محمود ولد عطاء اللہ شہید قوم جٹ ملہی پیشہ زراعت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی نہری رقبہ 2 کنال واقع گھٹیالیاں خورد۔ مکان برقبہ 4 مرلے واقع گھٹیالیاں خورد کا 1/6 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدنان محمود ولد عطاء اللہ شہید گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد ولد مولا بخش گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد چوہدری محمد علی گھٹیالیاں خورد

مسل نمبر 35636 میں خالد احمد کاہلوں ولد ماسٹر بشیر احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ ٹیچر عمر ساڑھے بتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-2002 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد احمد کاہلوں ولد ماسٹر بشیر احمد کاہلوں گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 شاہد ابن چوہدری محمد علی گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 وقار احمد ابن محمد رفیق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❂ مکرم عبدالعلیم ناصر صاحب مربی سلسلہ احمد آباد سانگرہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی کے بعد مورخہ 30 دسمبر 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "حزیم احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم محمد ممتاز صاحب سیکرٹری مال حلقہ خان ماڈل کالونی فیصل آباد کا پوتا اور مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ مجلس دارالذکر فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

❂ مکرم شاہد لطیف صاحب دیول ایڈووکیٹ صاحب اور مکرمہ شازیہ شاہد صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 6 جنوری 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام مسرور لطیف دیول تجویز ہوا ہے نومولود مکرم محمد لطیف صاحب دیول صدر جماعت چک نمبر 183 مراد حاصل پور کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد طاہر صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی طبیعت کچھ خراب ہے۔ احباب جماعت سے صحت وسلامتی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❂ مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ سکھیکی منڈی لکھتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 اکتوبر 2003ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ساغر احمد تابش" عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

❂ مکرم شیخ ناصر محمود صاحب دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ لکھتے ہیں میری نانی جان مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پوری اہلیہ مکرم ملک محمد اشرف صاحب مرحوم آف شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات مورخہ 28۔دسمبر 2003ء کو بعمر 82 سال راولپنڈی میں اپنے بیٹے مکرم ملک عبدالمومن صاحب کے ہاں وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے پڑھایا۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

Care Taker کی ضرورت ہے

❂ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے گیسٹ ہاؤس کیلئے Care Taker کی ضرورت ہے۔ جو کھانا پکانا جانتا ہو اور گیسٹ ہاؤس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ بھی کر سکے۔ ایسے امیدوار صدر محلہ / امیر صاحب سے تصدیق شدہ درخواستوں کے ہمراہ مورخہ 21 جنوری 2004ء بروز بدھ صبح 8:00 بجے انٹرویو کیلئے دفتر ایڈمنسٹریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ تشریف لائیں۔ ان کو گریڈ 3220-27-3436-38-3892-55-4332 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار ملے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

داخلہ پریپ کلاس 2004ء

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

❂ نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 14، 15 فروری 2004ء بروز ہفتہ اتوار ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں 6 جنوری 2004ء سے جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جنوری 2004ء ہے۔

پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء طالبات کی عمر 31 مارچ 2004ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے۔ بچوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے امتحان دو دن پر مشتمل ہوگا۔

قاعدہ + تحریری امتحان۔

14 فروری بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے

انٹرویو۔ فرسٹ گروپ

15 فروری بروز اتوار صبح 7-45 تا 11:00 بجے

سیکنڈ گروپ۔

15 فروری بروز اتوار صبح 11-30 تا 2-00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش:۔ انگریزی حرف تہجی Aa to Zz

اردو:۔ اردو حرف تہجی۔ الف تا ے

حساب:۔ گنتی 1 تا 20۔

قاعدہ:۔ یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
ہفتہ	17 جنوری	زوال آفتاب	12:18
ہفتہ	17 جنوری	غروب آفتاب	5:31
اتوار	18 جنوری	طلوع فجر	5:40
اتوار	18 جنوری	طلوع آفتاب	7:06

کراچی میں بم دھماکہ کراچی کے اہم اور وی آئی پی علاقے فاطمہ جناح روڈ پر سمتھ ٹرینٹی چرچ کے باہر ایک طاقتور بم کے خوفناک دھماکے سے ایک پولیس افسر اور رینجرز کے تین اہلکاروں سمیت کم از کم 15۔افراد زخمی ہو گئے جبکہ دس گاڑیاں اور متعدد موٹر سائیکل تباہ ہو گئے۔ موٹر سائیکل سوار 2۔افراد نے بائبل سوسائٹی اور مسیحی دارالمطالعہ کے دفاتر پر دستی بم پھینکے۔تھوڑی دیر بعد کھڑی گاڑی میں دھماکہ ہو گیا اور گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔

پٹرول ڈیزل کی قیمتوں میں 5 فیصد اضافہ

آئل کمپنی اور ایڈوائزری کمیٹی نے قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔جس کے مطابق پٹرول کی قیمت 5.03 فیصد اضافے کے ساتھ 33.78 روپے سے بڑھ کر 35.48 روپے لیٹر ہو گی۔ہائی سپیڈ پٹرول 39.42 اور لائٹ ڈیزل 19.62 روپے لیٹر دستیاب ہو گا۔مٹی کے تیل کے نرخوں میں 3.75 فیصد اضافہ ہوا ہے۔نئی قیمتیں 16 جنوری سے نافذ العمل ہوں گی۔

پٹرولیم مصنوعات کی نئی قیمتوں کا چارٹ

مصنوعات	پرانی قیمت	نئی قیمت	اضافہ	فیصد اضافہ
سپر پٹرول	37.67	39.42	1.75	4.65
پٹرول	33.78	35.48	1.70	5.03
مٹی کا تیل	22.38	23.22	0.84	3.75
لائٹ ڈیزل	18.63	19.62	0.99	5.31

مجلس عمل سے علیحدگی کی دھمکی جمعیت علماء اسلام (سمیع الحق گروپ) کی مرکزی مجلس شوریٰ نے متحدہ مجلس عمل کے قائمقام صدر قاضی حسین احمد اور سیکرٹری جنرل فضل الرحمٰن کی قیادت اور ان کی پالیسیوں پر عدم اعتماد ظاہر کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل سے علیحدگی کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ مجلس عمل نے اصل منشور فراموش کر دیا ہے اور اسے جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام (ف) نے ہائی جیک کر لیا ہے۔

ایٹمی ٹیکنالوجی امریکہ میں پاکستان کے سفیر اشرف جہانگیر قاضی نے کہا ہے کہ پاکستان نے کسی ملک کو ایٹمی ٹیکنالوجی نہیں دی۔الزامات لگانے والے ثبوت سامنے لائیں۔ اپنے سائنس دانوں سے بھی تحقیقات کر چکے ہیں۔ پاکستان اور امریکہ کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ مزید مستحکم ہوں گے۔

ایران کا سیاسی بحران ایران میں اصلاح پسندوں اور قدامت پسندوں کے درمیان تنازع جاری ہے۔

ایران کے سپریم مذہبی لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے اصلاحات کے حامیوں سے پارلیمنٹ میں دھرنا ختم کرنے کی اپیل کی ہے اور گارڈین کونسل سے کہا ہے کہ وہ اصلاحات پسندوں کو آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کیلئے نااہل قرار دینے کے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔

صدر بش کا رویہ سپین کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ صدر بش کا رویہ شہنشاہوں جیسا ہے اپنے اس رویے کے باعث ہی وہ یورپ میں خاصے غیر مقبول ہو چکے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

☆ مکرم صاحبزادہ مرزا محمد احمد صاحب کراچی

☆ مکرمہ صاحبزادی سارہ لمتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میجر سید منور احمد صاحب لاہور۔

☆ مکرمہ صاحبزادی حمیراء امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب امریکہ۔

☆ مکرمہ صاحبزادی شبرہ امتہ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم طارق رشید صاحب لاہور۔

☆ مکرمہ صاحبزادی وردہ امتہ الملک صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب واقف زندگی۔فضل عمر ہسپتال ربوہ

اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو غریق رحمت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام خاندان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

احمدیہ ٹیلی انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 22 جنوری 2004ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز کارنر
1-35 a.m	گلشن واقفین نو
2-40 a.m	سوال وجواب
3-00 a.m	ہماری کائنات
3-25 a.m	خطبہ جمعہ 5 جولائی 1991ء
4-30 a.m	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	ہم اور ہماری غذا
8-15 a.m	کینیڈین پروگرام
9-25 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	پشتو پروگرام
1-45 p.m	سوال وجواب
2-45 p.m	تقریر
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	سوال وجواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-05 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

ڈولفن Dolphin

ڈولفن کے ماتھے پر چربی کا ایک بڑا سا کوہان نما ابھار ہوتا ہے- اس ابھار میں قدرت نے کچھ ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ جب اس کے ساتھ اردگرد پیدا ہونے والی آوازیں ٹکراتی ہیں تو اس کے سر میں واقع مخصوص نالیوں میں سے گزرتے ہوئے وہ طاقتور صوتی لہروں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور یہ لہریں آگے کی طرف سفر کرتی ہیں ایک سیکنڈ میں 700 ایسی لہریں ڈولفن کے سر سے پیدا ہو کر آگے سفر کرتی ہیں اور جب پانی کو چیرتی ہوئی کسی ٹھوس چیز سے ٹکراتی ہیں تو ان کی صدائے بازگشت Echo سے ڈولفن کو ٹھیک ٹھیک علم ہو جاتا ہے کہ یہ کوئی دھات کی چیز ہے یا ٹھوس پتھر ہے یا کوئی شکار ہے- چنانچہ میلوں کے فاصلہ پر تیرنے والا مچھلیوں کا غول اس کے علم میں آ جاتا ہے اور وہ اس طرف کا رخ کرتی ہے اور انہیں جا لیتی ہے- یہ ریڈار کا انتہائی طاقتور نظام ہے-

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد فون: 051-2212127 موبائل: 0333-5131261

آکوپنکچر کے ذریعے اور ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کی سہولت موجود ہے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون: 213207

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دوکان: 04524-213569
گھر: 04524-214469
موبائل: 0303-0743501
میاں قمر احمد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

HAROON'S
Shop No.5 Moscow plaza Blue Area Islamabad PH:826948
Shop No.8 Block A, Super Market Islamabad PH:275734-829886

زکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر سی۔آر۔سی۔جی پی۔ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

The Vision of Tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎ 061-553164, 554399